Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029
جلد 48-83 نمبر 15
ہفتہ 18 رمضان۔1418ھ 17 صلح 1377ہش 17 جنوری 1998ء

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 21)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میرے نزدیک اشاعت مذہب کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ مذہب اپنی خوبیوں اور حسن کی وجہ سے خود ہی روح کے اندر چلا جاوے اور اس کے لئے بیرونی کوشش کرنی نہ پڑے۔ مثلاً بعض چیزیں ایسی ہیں کہ وہ اپنی روشنی کی وجہ سے خود بخود نظر آتی ہیں۔ جیسے سورج' چاند' ستارے وغیرہ۔ اور ایک وہ چیزیں ہیں جو ان روشنیوں کے بغیر نظر ہی نہیں آسکتی ہیں۔ مثلاً چرند پرند وغیرہ کو ہم نہیں دیکھ سکتے' جب تک روشنی نہ آوے۔ پس سچا مذہب اپنی روشنی اور حقانیت و صداقت کے نور سے خود بخود شناخت ہو کر روحوں میں اترتا جاتا ہے اور دلوں کو اپنی طرف کھینچتا جاتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ تعلیم ایک بڑا نشان ہے۔ جس مذہب کے ساتھ تعلیم کا نشان نہیں ہوتا۔ اس کے دوسرے نشان فائدہ پہنچا نہیں سکتے۔ آسمانی تعلیم اپنے اندر ایک روشنی اور نور رکھتی ہے۔ وہ انسانی طریقوں سے بالاتر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 491)

مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیکھو دنیا میں پہاڑ خوبصورت نظر آتے ہیں۔ دریاؤں کا نظارہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ سبزہ زاروں کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان میں انسان اپنی زندگی نہیں گذار سکتا۔ تھوڑی دیر کے لئے تفریح کے طور پر دریاؤں، اور پہاڑوں کے بے نقص نظاروں اور سبزہ زاروں کو پسند کرے گا اور اپنا دل بہلالے گا۔ لیکن ان میں زندگی نہیں گذار سکتا۔ زندگی گذارنے کے لئے پھر انہیں لوگوں میں جائے گا جو زندہ ہیں۔ وہ ان بے نقص اور بے عیب نظاروں کو چھوڑ کر عیب دار مگر زندہ انسانوں کے پاس ہی رہنا اور زندگی گذارنا پسند کرے گا کیونکہ انسانوں میں روح ہے۔ زندگی ہے۔ مگر دوسرے نظاروں میں زندگی نہیں گو وہ بے نقص ہیں۔

اور وہ چیز جو جاندار ہے خواہ عیبوں اور نقائص سے ہی بھری ہوئی ہو بے جان چیز پر فضیلت رکھتی ہے۔ جب عیب دار جاندار کو ہم بے نقص غیر جاندار پر فضیلت دیتے ہیں۔ تو ذی روح چیز جو خوبصورت اور بے نقص بھی ہے۔ اس کو ہم غیر ذی روح چیز پر کیسے فضیلت نہ دے سکتے ہیں۔

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی۔ زندہ مذہب وہی ہے کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو۔

اور جو لوگ دعا سے کام نہیں لیتے ان کی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے کوئی قبرستان میں بیٹھ جائے۔ کون ایسا شخص ہے جو زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں چلا جائے۔ کیونکہ مردہ عمل کے زمانہ سے گذر گیا ہے۔ اور اس کی روح قبرستان میں نہیں وہ تو خدا کے پاس ہے۔ البتہ جسم قبرستان میں ہے۔ اور بغیر روح کے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

جس چیز کی محبت کا ہمارے ساتھ تعلق ہے وہ تو زندہ چیز ہونی چاہئے اور مذہب میں سے زندہ چیز دعا ہے۔

انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کی نہاں در نہاں ہستی کو اپنے قریب پاتا ہے۔ اور جب اس کی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کا جلوہ نظر آتا ہے۔ تو اس وقت پتے پتے میں زندگی نظر آتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی دعا سنتا ہے تو اس وقت انسان کو مردہ چیز میں بھی زندگی نظر آنے لگتی ہے۔

(از خطبہ 17۔ دسمبر 1926ء)

○○○

دکانات سبزی مارکیٹ

○ ربوہ میں کاروبار کرنے کے لئے خواہش مند احباب کے لئے محلہ دارالرحمت غربی سبزی مارکیٹ میں چند دکانات سستے کرایہ پر دستیاب ہیں۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ناظم جائیداد)

نکاح

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 28۔ دسمبر 1997ء کو عزیزہ مکرمہ امتہ اللطیف عصمت قریشی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ کے نکاح کا بھمراہ عزیز مکرم مرزا انس احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا مبلغ 13 ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر بیت الفضل لندن میں اعلان فرمایا۔ عزیزہ مکرمہ امتہ اللطیف عصمت صاحبہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب (وفات یافتہ) ناظر اصلاح و ارشاد کی نواسی اور عزیز مکرم مرزا انس احمد محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین صاحب (بورنیو) کے نواسے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فخر الحق صاحب شمس ایم اے ابلاغیات استاد جامعہ احمدیہ کو 16 دسمبر 1997ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام باسمہ شمس عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم و محترم حافظ مبین الحق صاحب شمس کی پوتی اور مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی پڑپوتی ہے۔ اسی طرح نومولودہ محترم چوہدری نثار احمد صاحب سراء کی نواسی اور محترم چوہدری غلام محمد صاحب (سابق باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث) کی پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے نیز سعادت مند اور خادم سلسلہ بنائے۔

○ مکرم رانا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد سندھ کو خدا تعالیٰ نے دو بیٹوں کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس کا نام سدرہ منیر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری ہدایت علی صاحب آپ محمود آباد کی پوتی اور مکرم محمد جلال بلوچ آف نفیس نگر (سندھ) کی نواسی ہے اسی طرح مکرم رستم علی صاحب (وفات یافتہ) رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17 صلح 1377 ھش — 17 جنوری 1998ء

یہ دنیا - مقابلے کی دنیا

یہ دنیا مقابلہ کی دنیا ہے۔ ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ آگے پیچھے سب لوگ دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ہر شخص کی کوشش یہ ہے کہ دوسرے سے آگے نکل جائے۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ کیوں نہ ہو اس میں یہ انسانی فطرت کار فرما ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ کچھ لوگ اس جذبے سے عاری بھی ہوتے ہیں لیکن جہاں تک فطرت انسانی کا تعلق ہے ہر شخص فطرتاً چاہتا یہ ہے کہ وہ اپنی حیثیت کو بہتر بنالے اور جس بہتری کی طرف وہ جا رہا ہے وہ اتنی نمایاں ہو جائے کہ دوسروں سے آگے نکل جائے۔ کچھ لوگ یہ دوڑ نہایت اخلاص کے ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ سچ ان کی بنیاد ہے اور رفتار کا وہ اس طرح خیال رکھتے ہیں کہ کسی دوسرے کو ٹھوکر نہ ماریں لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اس دوڑ میں ایسی کسی بات کا خیال نہیں رکھتے۔ جھوٹ ہو' دھوکہ ہو' فریب ہو۔ دوسروں کو ٹھوکریں ماری جائیں۔ بس ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ آگے نکل جائیں۔ یہ بات کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں ہو سکتی۔

اس مقابلے کی دنیا میں مقابلہ بھی اخلاص کے ساتھ ہونا چاہئے۔ سچ کے ساتھ ہونا چاہئے اور دوسروں کو اس کا پورا موقع دینا چاہئے کہ وہ بھی اپنی استطاعت کے مطابق آگے نکلنے کی کوشش کریں بلکہ آگے نکلنے کا مطلب ہی یہ ہونا چاہئے کہ دوسرے لوگ جتنی اچھائی کا اظہار کر رہے ہیں اس سے ہم زیادہ اچھائی کا اظہار کریں ہمارا آگے نکلنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مفید اور بابرکت ثابت ہو۔ صرف وہ لوگ' جو یہ بات ذہن میں رکھ کر دوڑتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں' وہ اس مقابلے میں قابل تعریف کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اگر غور کیا جائے تو دنیا کی بہتری ہے ہی اس بات میں کہ ہم دوسروں سے بہتری میں آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ اور ساری دنیا کو بہتر بناتے چلے جائیں۔

احمدیہ جماعت کو قائم ہوئے ایک سو سے زیادہ سال ہو گئے ہیں۔ اس جماعت کا مزاج ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ اچھے کام کرو بلکہ دوسروں سے بھی زیادہ اچھے کام کرو۔ تاکہ دنیا کو فائدہ پہنچے۔ اس نے کبھی کسی کو ٹھوکر نہیں لگائی۔ کبھی جھوٹ اور فریب اور دغا سے کام نہیں لیا۔ انتہائی خلوص کے ساتھ دنیا کو بہتر بناتے چلے جانا' اس کا مزاج ہے۔ اور اسی کے مطابق اس نے سو سال تک کام کیا ہے۔ آئندہ بھی خدا کے فضل سے ہم ایسا ہی کریں گے۔ ساری دنیا سے ہمارا مقابلہ ہے۔ جیسا کہ ساری دنیا کا ہمارے ساتھ مقابلہ ہے۔ لیکن دنیا دیکھتی ہے اور دیکھتی رہے گی کہ ہم اس مقابلے میں اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ نہایت خلوص کے ساتھ دنیا کی بہتری کو آگے بڑھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی ہمیشہ توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

تم جھوٹ بول بول کے بدنام ہو گئے
اور مقصدِ حیات میں ناکام ہو گئے
"دشنام" گفتگو کا وطیرہ بنا لیا
اور ہوتے ہوتے آپ ہی "دشنام" ہو گئے
اک نیک خُو پہ انگلی اٹھانے کی دیر تھی
دیکھا تو خود ہی موردِ الزام ہو گئے

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب جماعت احمدیہ اسلام آباد)

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ 19 دسمبر 1997ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات مورخہ 10 دسمبر 1997ء پر حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ' صدر انجمن احمدیہ پاکستان و امیر مقامی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے عم زاد بھائی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبشر اولاد کے دوسرے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ کو شروع ہی سے جماعت کی بیش از پیش خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ آپ نے بطور قائمقام ناظر امور خارجہ' ناظر امور عامہ اور ناظر اعلیٰ 26 سال خدمات سرانجام دیں۔ آپ ناظر اعلیٰ کے اہم عہدہ پر 1971ء میں فائز ہوئے۔ اور تادم وفات فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ امامت ثالثہ اور امامت رابعہ میں 45 مرتبہ امیر مقامی بنے۔ نیز مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ کے لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ کو حاصل رہا۔ نیز آپ 14 سال تک صدر' صدر انجمن احمدیہ بھی رہے۔

آپ کو ذیلی تنظیموں میں بھی اہم ترین مناصب پر خدمات کا موقع ملا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات میں بھی آپ بطور نائب افسر جلسہ سالانہ کئی سال تک خدمات بجالاتے رہے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ کی ان کئی بشارات کے مصداق ٹھہرے۔ جو آپ کے والد بزرگوار کے متعلق بیان ہوئی تھیں آپ نے خلاف توقع لمبی عمر پائی اور اب تک حضرت بانی سلسلہ کی نرینہ اولاد میں سے سب سے زیادہ عمر پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اولاد بھی آپ کے رنگ میں رنگین ہے۔ اور خدمات دینیہ بجا لا رہی ہے۔ آپ کے صاحبزادے محترم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم رہے ہیں۔ اور اب حضرت امام جماعت الرابع نے ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کی اہم ترین ذمہ داریاں آپ کو تفویض فرمائی ہیں۔ آپ کی صاحبزادی محترمہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ 'صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ہیں۔

اس موقعہ پر ہم جملہ اراکین جماعت احمدیہ' اسلام آباد اپنے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں نیز بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ' آپ کے تمام بچوں اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے دلی طور پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس جماعتی صدمہ اور غم میں پوری طرح شریک سمجھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ خاص فضل اور رحم سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں جملہ اراکین
جماعت احمدیہ اسلام آباد پاکستان

○○○

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا غیر معمولی اجلاس عام منعقدہ 97-12-19 خاندان حضرت بانی سلسلہ کے درخشندہ گوہر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے انتقال پرملال پر انتہائی رنج و غم اور حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی مبشر اولاد کے فرزند ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی بعض الٰہی بشارت کے مورد و مصداق تھے۔ جن کا تذکرہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے گذشتہ خطبہ میں فرمایا ہے۔ آپ کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں عظیم اور بے مثال خدمات بجا لانے کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب 1971ء میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور تادم وفات تقریباً 26 سال اس منصب پر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو سب سے طویل عرصہ تک امیر مقامی اور صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور صدر مجلس مشاورت جیسے اہم ترین عہدوں پر خدمات انجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امامت ثالثہ و رابعہ کے دوران مجموعی طور پر آپ 45 مرتبہ امیر مقامی مقرر فرمائے گئے۔ اور حضرت امام الرابع کے 1984ء میں لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ گذشتہ تقریباً 14 سال سے مسلسل امیر مقامی کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ حضرت امام الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد 1985ء سے 1996ء تک ماسوائے ایک سال کے آپ نے مجلس مشاورت کے صدر کے فرائض بھی ادا کئے۔ اس طرح یہ اعزاز بھی آپ کا منفرد اور بےمثال تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو بہترین انتظامی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ چنانچہ امامت ثالثہ اور امامت رابعہ کے دوران ابتلاؤں کے ایام میں آپ نے ائمہ جماعت کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کی کماحقہ رہنمائی فرمائی۔ آپ امامت احمدیہ کے پروانے اور دیوانے تھے اور امام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہمیشہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بھاری فلسفی ہے ایک جگہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے جو یونانیوں میں یہ قصے بہت مشہور ہیں جو بعض عورتوں کو جو اپنے وقت میں عفیفہ اور صالحہ تھیں بغیر صحبت مرد کے حمل ہو کر اولاد ہوئی۔ اور پھر علامہ موصوف بطور رائے کے لکھتا ہے کہ یہ سب قصے افتراء پر محمول نہیں ہو سکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف افراد اور مہذب قوموں میں ایسے دعاوی ہرگز فروغ نہیں پا سکتے...... ان سب قصوں کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی رائے ہو مگر صرف ان کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کی سب رد نہیں کی جا سکتی اور ان کے ابطال پر کوئی دلیل فلسفی قائم نہیں ہو سکتی...... اور علامہ موصوف نے اسی مقام میں ایک تقریر نہایت ہی عمدہ لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع میں ہونے کی وجہ سے باہم مناسب الطبع واقعہ ہیں مگر پھر بھی ان میں سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ میں خاص خاص طاقتیں یا کسی اعلیٰ درجہ کی قوتیں عطا ہوتی ہیں جو عام طور پر دوسروں میں نہیں پائی جاتیں جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہنچی ہے جو اس کی نظیر نہیں پائی گئی اور اس قسم کے لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہیں جو صدہا یا ہزاروں برسوں کے بعد کوئی فرد ان میں سے ظہور میں آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگوں کی نگاہ میں جو باتیں کثیر الوقوع اور متواتر الظہور ہوں وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہیں۔ اور انہی کی سچائی پر انہیں اعتقاد ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہیں وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے عوام کیا بلکہ خواص کو بھی ان کے وجود میں شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ سو بڑی غلطی جو حکماء کو پیش آتی ہے اور بڑی بھاری ٹھوکر جو ان کو آگے قدم رکھنے سے روکتی ہے یہ ہے کہ وہ امور کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہیں ہوتے اور جو کچھ ان کے آثار چلے آتے ہیں ان کو صرف قصے اور کہانیاں خیال کر کے اپنے سر پر سے ٹال دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتھ نادر الوقوع عجائبات بھی کبھی کبھی ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیریں بہت ہیں جن کا لکھنا موجب تطویل ہے۔ اور حکیم بقراط نے اپنی ایک طبی کتاب میں چند چشم دید بیماروں کا بھی حال لکھا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ اطباء کی رو سے وہ ہرگز قابل علاج نہیں تھے مگر ان بیماروں نے عجیب طور پر شفا پائی جس کی نسبت ان کا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے۔ اس جگہ ہم اس قدر اور لکھنا چاہتے ہیں کہ یہ بات صرف نوع انسان میں محدود نہیں کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع خواص کا اس میں سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور سے دیکھیں تو یہ دوہرا سلسلہ ہر ایک نوع میں پایا جاتا ہے مثلاً نباتات میں سے آک کے درخت کو دیکھو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے مگر کبھی مدتوں اور برسوں کے بعد ایک قسم کی نباتات اس میں پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیریں اور لذیذ ہوتی ہے۔ اب جس شخص نے اس نبات کو کبھی نہ دیکھا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکھتا آیا ہو بے شک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجھے گا۔ ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزوں میں بھی دور دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور میں آ جاتا ہے۔ کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا...... اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے...... ایسا ہی۔

بعض لوگوں کا تجربہ ہے کہ کبھی ریشم کے کیڑے کی مادہ بے نر کے انڈے دے دیتی ہیں۔ اور ان میں سے بچے نکلتے ہیں۔ بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھا اور آدھا چوہا بن گیا۔ حکیم فاضل قرشی یا شائد علامہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بیمار ہم نے دیکھا جس کا کان ماؤف ہو کر بہرہ ہو گیا تھا۔ پھر کان کے نیچے ایک ناسور سا پیدا ہو گیا جو آخر وہ سوراخ سے ہو گئے۔ اس سوراخ کی راہ سے وہ برابر سن لیتا تھا گویا خدا نے اس کے لئے دوسرا کان عطا کیا...... جالینوس سے سوال کیا گیا کہ کیا انسان آنکھوں کی راہ سے سن سکتا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ ہنوز تجربہ شہادت نہیں دیتا لیکن ممکن ہے کہ کوئی ایسی مشارکت کانوں اور آنکھوں کی مخفی ہو جو کسی ہاتھ کے عمل سے یا کسی سماوی موجب سے ظہور پذیر ہو کر اس خاصیت کے ظہور کا موجب ہو جائے۔ کیونکہ ابھی علم استدراک خواص مختتم نہیں۔ ڈاکٹر برنی آر نے اپنے سفر نامہ کشمیر میں پیر پنجالی کی چڑھائی کی تقریب بیان پر بطور ایک عجیب حکایت کے لکھا ہے جو ترجمہ کتاب مذکورہ کے صفحہ 80 میں درج ہے کہ ایک جگہ پتھروں کے ہلانے جلانے سے ہم کو ایک بڑا سیاہ بچھو نظر پڑا۔ جس کو ایک نوجوان مغل نے جو میری جان پہچان والوں میں سے تھا اٹھا کر اپنی مٹھی میں دبا لیا اور پھر میرے نوکر کے اور میرے ہاتھ میں دے دیا۔ مگر اس نے ہم میں سے کسی کو بھی نہ کاٹا۔ اس نوجوان سوار نے اس کا باعث یہ بیان کیا کہ میں نے اس پر (کلام الٰہی) کی ایک (-) پڑھ کر پھونک دی ہے اور اس عمل سے اکثر بچھوؤں کو پکڑ لیتا ہوں۔ اور صاحب کتاب فتوحات و فصوص جو ایک بڑا بھاری نامی فاضل اور علوم فلسفہ و تصوف میں بڑا ماہر ہے وہ اپنی کتاب فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہمارے مکان پر ایک فلسفی اور کسی دوسرے کی خاصیت احراق آگ میں کچھ بحث ہو کر اس دوسرے شخص نے یہ عجیب بات دکھلائی کہ فلسفی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کوئلوں کی آگ میں جو ہمارے سامنے مجمر میں پڑی تھی ڈال دیا اور کچھ عرصہ اپنا اور فلسفی کا ہاتھ آگ پر رہنے دیا مگر آگ نے ان دونوں ہاتھوں میں سے کسی پر ایک ذرا بھی اثر نہ کیا۔ (-) غرض یہ عجائب خانہ دنیا کا بے شمار عجائبات سے بھرا ہوا ہے۔ جو دانا اور شریف حکیم گزرے ہیں انہوں نے اپنی چند معدود معلومات پر ہرگز ناز نہیں کیا اور وہ اس بات کو بہت بے شرمی اور گستاخی سمجھتے رہے ہیں کہ اپنے محدود تجربہ کا نام خدا تعالیٰ کا قانون قدرت رکھیں...... کیا جس نے یہ پر بہار آسمان جو مہر و ماہ اور ستاروں کے چراغوں سے سج رہا ہے اور یہ رشک گلزار زمین جو رنگا رنگ مخلوقات سے آباد ہو رہی ہے بغیر ایک ذرہ مشقت اٹھانے کے صرف اپنے ارادہ سے پیدا کر دیا اس کی قدرتوں کا کوئی انتہا پا سکتا ہے؟

○○○

ہماری تاریخ — الفضل 26۔ فروری 1960ء

مجلس انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام

حال ہی میں مجلس انصار اللہ کراچی کا جو سالانہ اجتماع منعقد ہوا ہے۔ اس کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو پیغام مرحمت فرمایا تھا۔ وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل ہے۔

برادران مجلس انصار اللہ کراچی (سلام)

آپ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنی طرف سے کوئی پیغام بھجواؤں۔ سو باوجود اس کے کہ آجکل میں بلڈ پریشر اور جسم کی دردوں وغیرہ کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ آپ صاحبان کی مخلصانہ محبت اور حسن ظنی کی قدر کرتے ہوئے ان چند الفاظ میں اپنا مختصر سا پیغام بھجوا رہا ہوں۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بعض موقعوں پر بیان کر چکا ہوں مجھے کراچی کی جماعت سے بہت محبت ہے۔ کیونکہ اول تو وہ خدا کے فضل سے ایک بہت مخلص اور منظم جماعت ہے۔ اور دوسرے جس طرح ربوہ اس وقت ہمارا روحانی مرکز ہے اسی طرح کراچی پاکستان کا سماجی اور تجارتی اور دنیوی لحاظ سے علمی مرکز ہے بلکہ ابھی تک وہ بڑی حد تک ملک کا سیاسی مرکز بھی ہے۔ اس طرح یہ دونوں مقام اپنے اپنے رنگ میں گویا دل کے حکم میں ہیں۔ اور چونکہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ کراچی کے دوست میری اس آواز کو توجہ اور گوش ہوش سے سنیں گے (کلام الٰہی) خدا کی طرف سے دین خدا کے لئے آخری اور عالمگیر پیغام کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں۔ البتہ مختلف زمانوں کی ضرورت کے مطابق (-) نئے نئے علوم ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اسی لئے خدا (-) فرماتا ہے کہ (-) ہمارے پاس (کلام الٰہی) میں علوم کے بے شمار خزانے موجود ہیں۔ مگر ہم انہیں زمانہ کی ضرورت کے مطابق مقررہ وقت پر ظاہر کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے دراصل کلام الٰہی ایک بڑی عجیب و غریب کتاب ہے اس کے ایک تو بالکل سادہ اور سطحی معنی ہیں جو عام مخلوق خدا کے عمل کے لئے ہیں اور انہی معنوں کے پیش نظر کہا گیا ہے کہ (-) یعنی ہم نے عمل کے لئے کلام الٰہی کو بہت آسان صورت دے رکھی ہے۔ تاکہ نصیحت پکڑنے والے لوگ اس پر عمل کرنے میں مشکل نہ محسوس کریں۔ لیکن (اس) کے بعض معانی بہت گہرے اور بہت وسیع ہیں جن تک صرف اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگانے والے لوگ ہی پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ کلام الٰہی کا یہ ارشاد انہی گہرے معانی سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ (کلام الٰہی) کی گہرائیوں تک صرف پاک و صاف دل والے لوگ ہی پہنچ سکتے ہیں اس طرح (کلام الٰہی) ایک حقیقتہ بڑی عجیب و غریب کتاب ہے جو ایک بڑے عالم و فاضل اور ایک فلسفی اور سائنس دان کے لئے بھی اس طرح روشنی مہیا کرتی ہے جس طرح کہ وہ ایک سادہ ان پڑھ دیہاتی کو رستہ دکھاتی ہے۔

پس کراچی کے انصار اللہ کے لئے اس وقت میرا یہی پیغام ہے کہ وہ کلام الٰہی کے گہرے مطالعہ کی عادت ڈالیں اور اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر ان بے بہا موتیوں کو دنیا کے سامنے لائیں۔ جو اس زمانہ کے علم دوست لوگوں کی علمی پیاس بجھانے کے لئے ضروری ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

ماہنامہ مصباح مارچ 1957ء

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کے دوسرے سالانہ اجتماع کی رپورٹ

ماہنامہ مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کا دوسرا سالانہ اجتماع 25 دسمبر 1956ء کو احمدیہ بیت الذکر میں بوقت ساڑھے چار بجے سہ پہر شروع ہوا۔ مسز سکینہ سیفی کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز تھیں۔ اور اجتماع میں مختلف مشنوں کی بارہ شاخوں کی نمائندہ خواتین موجود تھیں۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی جو محترمہ بہن رحمت اللہ جارو گب نے کی۔ اس کے بعد امامت کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ اور تمام نمائندہ خواتین نے باتفاق رائے حضرت امام جماعت الثانی سے محبت اور عقیدت کا ریزولیوشن پاس کیا۔

ازاں بعد مسز سکینہ سیفی نے تحریک جدید کی اہمیت پر تقریر کی اور انہوں نے احمدی خواتین کی تنظیم پر بھی زور دیا۔ اور ان کی مساعی کی تعریف کی جنہوں نے دوران سال میں محنت کی تھی۔ پھر مسز احمد نے مرکزی نمائش سے متعلق سرگرمیوں کی رپورٹ پڑھی۔ اور انہوں نے نائیجیریا بھیجے جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔

پھر محترمہ سیکرٹری صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ پھر مس بشریٰ سیفی نے صداقت پر تقریر کی اور تمام نمائندگان نے ان کی تقریر کو بہت سراہا۔

نمائندگان نے بھی اپنی اپنی شاخوں کی رپورٹ پیش کی۔ ایک مذہبی امتحان بھی لیا گیا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے شب کو مسز سکینہ سیفی نے تقریر اور دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا۔ آپ کی تقریر یہ ہے۔

میری عزیز بہنو! (سلام)

سب سے پہلے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے اپنے فضل سے ہمیں ایک دفعہ پھر یہاں جمع ہونے کا موقع عطا کیا۔ یہ ہمارا دوسرا سالانہ اجتماع ہے اور مجھے اس بات سے بہت مسرت ہوئی ہے کہ اس بار ہماری تعداد گزشتہ اجتماع سے زیادہ ہے۔

میری عزیز بہنو! جیسا کہ آپ سب کو علم ہے یہ ایک مذہبی تقریب ہے ہم یہاں دنیاوی امور کے لئے نہیں آئیں بلکہ خدا تعالیٰ اور اس کے مذہب کی خاطر جمع ہوئی ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ اپنا وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہوئے گزاریں کہ وہ ہم سب کو اپنے مذہب کی بہترین ممکن طریق سے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمیں اللہ تعالیٰ سے (دین حق) کی فتح کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تمام احمدی خواتین کو متحد کرنے کے لئے قائم کی ہے تاکہ وہ اس طرح دین حق کی خدمت کر سکیں۔ یہ مت خیال کریں کہ خواتین مذہب کے لئے کچھ نہیں کر سکتیں۔ اگر ہم ابتدائی زمانہ کی (-) خواتین کی زندگیوں پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے بہت کچھ کیا ہے اور ہر قسم کی قربانیاں کی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ آخر ہم وہی کام کیوں نہیں کر سکتیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دور اولین کی ان (-) خواتین کے نقش دم پر چلیں اور مذہب کی خدمت کریں۔

ہم سب جانتی ہیں کہ ہمیں ایک گھر کے انتظام کی خاطر بھی تنظیم اختیار کرنی پڑتی ہے۔ یہی صورت حال جماعت کی ہے۔ جب تک کہ ایک مضبوط تنظیم نہ ہو جماعت کا نظام بھی عمدگی کے ساتھ جاری نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہر مشن میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کے ذریعہ سے ہمیں خواتین کو منظم کرنا چاہئے۔ مجھے یہ کہہ کر مسرت حاصل ہو رہی ہے کہ جب کہ گزشتہ سال صرف ایک لجنہ تھی اس سال مزید بہت سی لجنات قائم ہو گئیں اور تقریباً سب مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے نمائش کے لئے کچھ دستکاری کا کام کر کے بھی بھیجا ہے۔

جب ہم ماحول پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی اپنے مذہب میں بہت گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ میں ہمیشہ عیسائی بچوں کو ہاتھوں میں بائبل لئے ہوئے والدین کے ہمراہ چرچ کی طرف جاتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ جہاں تک ان کے مذہب کی تبلیغ کا تعلق ہے، ان کے مرد اور عورتیں سب جاتے ہیں اور اس کام کو انجام دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی اشاعت ہو رہی ہے۔ کیا آپ یہ خیال نہیں کرتیں کہ ہمیں دعوت الی اللہ کرنی ہے۔ ہمارا مذہب دنیا کا بہترین مذہب ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے فتحیاب ہونے کا وعدہ کیا ہے یہ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنا فرض ادا کریں۔ اس لئے ہمیں دعوت الی اللہ کے لئے اپنی بہترین کوششیں صرف کرنی چاہئیں۔ میں آپ کو آگاہ کرتی ہوں کہ یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے۔ دوسروں تک اپنے مذہب کو پہنچانے کے لئے ہمیں اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرنا ہو گا۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ دوسروں سے کس طرح گفتگو کی جاتی ہے اگر دوسرے ہمارے طرز تکلم سے خوش ہوں گے تو وہ ہماری بات سنیں گے۔ اور ہم جو کچھ انہیں بتائیں گے اس پر وہ غور کریں گے۔

ہمیں اپنے بچوں کی تربیت بھی کرنی چاہئے۔ انہیں مذہب اور اعلیٰ اخلاق سکھانے چاہئیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم ایسا کریں گے تو لوگوں کی توجہ ہماری طرف منعطف ہو گی۔ ہم خدا تعالیٰ کے وعدے پر جو اس نے حضرت بانی سلسلہ سے کیا ہے مستحکم یقین رکھتے ہیں۔ اور وہ وعدہ اس امر کی خبر دیتا ہے کہ دین کی اشاعت احمدیہ

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

بصیحہ الماس اہلیہ ملک محمد نسیم صاحب

مکرم ملک محمد احمد صاحب آف دیپالپور

میرے بڑے بھائی ملک محمد احمد صاحب 15 اگست 1935ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دیپالپور ہائی سکول سے حاصل کی پھر تعلیم الاسلام کالج لاہور اور چنیوٹ داخلہ لیا۔ جب آپ کی عمر تقریباً 26 سال تھی تو ہمارے والد محترم ملک صدیق احمد صاحب میڈیکل پریکٹیشنر انتقال کر گئے۔ اس طرح گھر کی تمام تر ذمہ داری آپ پر تھی کیونکہ آپ بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ اور والد صاحب کی وفات کے وقت سب بہن بھائی زیر تعلیم تھے اور کوئی بھائی بھی برسر روزگار نہ تھا آپ نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے چھوٹے بھائیوں کی تعلیم مکمل کروائی اور ان کی ملازمت / کاروبار کا احسن طریق سے انتظام بھی کیا۔ اس طرح ہم بہنوں کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد شادیوں کے اخراجات بھی برداشت کئے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ہماری والدہ 14 سال کے عرصہ تک زندہ رہیں۔ آپ ہمیشہ والدہ صاحبہ اور ان کے عزیز رشتہ داروں سے عزت اور تکریم سے پیش آتے۔ والدہ صاحبہ کے لباس اور دوسری ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ چھوٹے بہن بھائیوں سے محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ ہر ایک کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ بہنوں کی شادیوں کے بعد جب بھی ہمیں میکے آنے کا موقع ملتا۔ آپ بڑی خوشی کا اظہار فرماتے۔ ہمارے ساتھ اور ہمارے بچوں کے ساتھ بڑی شفقت کا سلوک فرماتے۔ واپسی پر ہمیں تحفے تحائف دے کر روانہ کرتے اور کئی دفعہ اپنی کار بھی سفر کے لئے دیتے۔

رشتہ داروں سے آپ کا سلوک ہمیشہ ہی مثالی رہا۔ عزیزوں رشتہ داروں کی ہمیشہ امداد فرماتے ان کی غمی خوشی میں بلا تفریق شامل ہوتے۔ ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ 1974ء کا زمانہ آپ نے بڑے صبر اور تحمل سے گزارا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کرنے کا موقع ملا۔ سلسلہ کے مہمانوں اور جماعتی عہدیداروں کی ہمیشہ عزت فرماتے۔ ان کی مہمان نوازی خوش دلی سے کرتے۔ چندہ جات بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے اور سب مالی تحریکات میں شامل ہوتے۔ امیر صاحب ضلع اوکاڑہ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب ہر سال ایک پروگرام تشکیل دیتے ہیں آپ اس پروگرام میں بڑی بشاشت سے شمولیت فرماتے اور مالی معاونت بھی فرماتے۔ نیز یہ بھی فرماتے کہ میری خواہش ہے مرکز سے آنے والے مہمان جو اس پروگرام کے لئے تشریف لاتے ہیں ان کا کھانا میرے ہاں پکے۔ 1995ء کے پروگرام کے اختتام پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد تشریف لائے۔ اس وقت آپ بیمار تھے اور اس طرح آپ اس پروگرام میں شامل نہ ہو سکے۔ مکرم شاہ صاحب کی آمد پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور انہیں دعا کی درخواست بھی کی۔

آپ تقریباً اڑھائی سال بیمار رہے۔ آپ کو شوگر کی تکلیف تھی آہستہ آہستہ گردوں کی تکلیف شروع ہو گئی آپ نے اس لمبی بیماری کا مقابلہ بڑے صبر ہمت اور استقلال سے کیا پہلے شیخ زید ہسپتال اور پھر اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل رہے۔ بیمار پرسی کے لئے آنے والے عزیزوں دوستوں سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے۔ ذرا بھی طبیعت ٹھیک ہوتی تو ان سے ہنسی مذاق شروع کر دیتے۔

19 اکتوبر 1997ء کو ہماری بھانجی برادرم شاہد محمود صاحب S.V.P حبیب بنک کی بیٹی کی شادی تھی۔ 20 اکتوبر کو ولیمہ تھا۔ اسی روز آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور تقریباً سوا دو بجے دن آپ انتقال کر گئے۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد شادی میں شمولیت کے سلسلہ میں ساہیوال تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے جنازہ پڑھا۔ اور قبر تیار ہونے دعا کرائی آپ کی تدفین امانتاً ساہیوال کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ امیر صاحب ساہیوال مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان خان صاحب اور احباب جماعت نے تدفین کے سلسلہ میں بہت زیادہ تعاون کیا خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

محترم بھائی صاحب کی بیماری کے آخری ایام میں ہماری بھابھی صاحبہ کو اور ان کے بچوں کو خدمت کی بہت زیادہ توفیق ملی۔ بھابھی صاحبہ نے بیماری کے باوجود خدمت کی۔ بھابھی صاحبہ خود بھی بیمار رہتی ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اسی طرح ہمارے دوسرے بھائی ملک حمید احمد صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور نے بھی غیر معمولی خدمت کی۔ میری چھوٹی بہنوں عزیزہ رشیدہ اہلیہ چوہدری شاہد محمود صاحب اور عزیزہ امتہ المجیب اہلیہ ملک تنویر احمد صاحب کو بھی خدمت کا موقع ملا۔ یہ سب لوگ تقریباً باقاعدگی سے بیمار پرسی کے لئے ہسپتال آتے رہے۔

آخر میں اس درخواست کے ساتھ اس مضمون کو ختم کر رہی ہوں کہ ہمارے اس وفات یافتہ بھائی کے لئے سب بہن بھائی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ انجام بخیر ہو۔ اور ہم سب کا حافظ وناصر ہو۔

OOO

ایسے لوگ جو اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں جو جماعتی ضروریات کی خاطر اپنی ضروریات کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب ضروریات کا خود خیال رکھتا ہے اور بسا اوقات دعا کے لئے ہاتھ اٹھنے سے پہلے وہ ان کی ضروریات کو دعا سمجھ کر قبول فرمالیتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ جنگ کے شکریہ کے ساتھ

اخبارات میں سے

ڈاکٹر یاسین رضوی ہمارے دوست بھی ہیں اور نقاد بھی۔ لاہور میں رہے تو ٹیلنٹ کلب ایک چھوٹا سا میگزین جاری کیا ہوا تھا۔ اس میں اپنے اجلاسوں کی رپورٹیں بھی شائع کرتے تھے اور عام طور پر اجلاس میں تلاوت کے لئے ربوہ سے کسی نوجوان کو موقع دیتے تھے۔ ایک دو دفعہ ربوہ آکر ہم سے ملے بھی ہمیں ان سے مل کر بڑی خوشی ہوئی اور انہوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ انہیں ہم سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔

قومی ڈائجسٹ نے ہمارے متعلق ایک نمبر شائع کیا تو اس نمبر سے اگلے پرچے میں یا اس سے اگلے پرچے میں ڈاکٹر یسین رضوی صاحب کا خط شائع ہوا کہ احمدی اس پرچے کو خرید کر جلا رہے ہیں۔ ہم نے انہیں بھی لکھا اور قومی ڈائجسٹ کو بھی کہ یہ بات بالکل غلط ہے اس لئے کہ ہم تو ایسی چیزوں کو مجلد کروا کے رکھتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج سے پچاس سال بعد جب یہ میگزین یا ایسی باتیں پڑھی جائیں گی تو احمدیہ جماعت کی کتنی پذیرائی ہوگی۔ اس کا جواب تو انہوں نے نہیں دیا لیکن بہرحال ہمارا خط یقیناً انہیں مل گیا ہوگا۔

جنگ میں کبھی کبھی کالم لکھتے ہیں اور ان کا کالم معلومات افزا ہوتا ہے۔ اسی حوالے سے ہم آپ کا ایک کالم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

نسیم سیفی

تقسیم شدہ خاندانوں اور بچھڑے ہوئے پیاروں کا درد پاکستانیوں سے زیادہ کون جان سکتا ہے؟ 1947ء میں آزادی کا سورج طلوع ہوا تو ایک آزاد مسلمان ملت کو آزار کا سامنا بھی تھا۔ پاکستان کا شاید ہی کوئی گھرانہ ایسا ہوگا جس کے افراد سرحد کے پار نہیں رہ گئے تھے۔ بات اگر صرف اسی جگہ رک گئی ہوتی تو شاید دکھوں کا مداوا آسان ہوتا مگر اہل پنجاب کے زخم خاص طور پر بہت گہرے تھے۔ ان کی لاتعداد مائیں بہنیں اور بیٹیاں سکھوں نے اغوا کرکے گھروں میں بند کرلی تھیں اور ان کی عزت و عصمت کا بازار سجایا جا رہا تھا۔ مسلمانوں کی لاتعداد حافظ قرآن بیٹیاں سکھوں کی ہوس پوری کرنے پر مجبور کردی گئی تھیں مگر قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ ایک ایسی ہی حافظ قرآن ماں نے بھنڈرانوالہ نامی نوجوان کو جنم دیا جس نے اندرا گاندھی کو للکارا اور امرتسر کے سنہری گوردوارے میں شجاعت کی انمٹ داستان اپنے جسم کے 37 زخموں سے لکھی۔

تقسیم شدہ خاندانوں اور بچھڑے ہوئے پیاروں کی ایک ایسی ہی کہانی جولان کی پہاڑیوں میں لکھی جارہی ہے جہاں پہاڑی کے نشیب و فراز میں واقع بستیوں کے لوگ اسرائیلی توسیع پسندی کا شکار ہوکر اپنے عزیزوں سے بچھڑ گئے ہیں اور اس ہجرو فراق کا دورانیہ اب 30 برس پر محیط ہوچکا ہے۔ 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے شام کی ان اہم پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا تھا اور تب سے وہ ان پہاڑیوں کی دو مختلف چوٹیوں سے دمشق اور آس پاس کے شہروں پر مکمل نگرانی کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ 1973ء میں عرب اسرائیل جنگ کے شعلے پھر بھڑکے تو شامی افواج نے اسرائیل کا ناقابل تسخیر ہونے کا طلسم توڑا اور جولان کی پہاڑیوں کا وسیع علاقہ خالی کرالیا۔ تاہم اسرائیلی افواج نے اپنی روایتی تخریب پسندی کا بھرپور مظاہرہ کیا اور پسپا ہوتے ہوئے ایک پورے گاؤں کو منہدم کردیا اس گاؤں میں مسجد گرجا اور ہسپتال سمیت کسی بھی عمارت کو اصل حالت میں نہیں چھوڑا گیا بعض کو بلڈوزروں سے مسمار کیا گیا کچھ کو بارود سے اڑایا گیا اور کچھ پر مشین گن او مارٹر کی فائرنگ کی گئی اپنے حالیہ دورہ دمشق میں مجھے شامی وزارت اطلاعت کے ایک افسر کے ہمراہ جولان کی پہاڑیوں کے دامن میں واقع اس گاؤں کا دورہ کرنے کا موقعہ ملا مجھے خوشی ہے کہ میں جوالان کی ان پہاڑیوں اور پہاڑی بستی میں اسرائیل کی جاسوس چوکیوں کے اس قدر نزدیک جانے والا پہلا پاکستانی صحافی ہوں اور مجھے اس اعزاز پر تمام عمر خالق و مالک حقیقی کا شکر گزار رہنا ہوگا۔

دمشق کی وسیع وادی سے صاف موسم میں جولان کی پہاڑیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں شہر سے ان کا فاصلہ 65 کلومیٹر ہے۔ یہ پہاڑیاں شام کے صوبے قنیطرہ میں واقع ہیں۔ دمشق سے جولان جاتے وقت راستے میں پہلے شامی چیک پوسٹیں آتی ہیں اور پھر خط متار کہ جنگ کے نزدیک اقوام متحدہ نے نگرانی کی پوسٹیں قائم کی ہوئی ہیں ان کا انتظام اقوام متحدہ کی U:N.D.S.F کے سپرد ہے۔ جولان کی پہاڑیوں کے دامن میں ایک خوبصورت گاؤں ہے جس کے تمام گھر پہاڑیوں کے نشیب پر ہونے کی وجہ سے دور سے صاف نظر آتے ہیں اس گاؤں کا نام جدار الشمس ہے کیونکہ سورج کی صبح کی کرنیں سب سے پہلے اس گاؤں کو منور کرتی ہیں۔ سات ہزار کے لگ بھگ شامی باشندے 31 برس سے اس گاؤں میں قید ہیں نہ انہیں شام میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے کی اجازت ہے اور نہ ہی یہ اسرائیل کے راستے کسی اور ملک سے ہوتے ہوئے واپس اپنے ملک میں آسکتے ہیں۔ جولان کی چوٹی سے اسرائیلی جاسوس پوسٹیں ایک طرف تو دمشق تک کی نگرانی کرتی ہیں اور دوسری طرف جدار الشمس کا ایک ایک باشندہ ان پوسٹوں کی فائرنگ کی زد میں ہے۔ شام کے آزاد علاقے اور جدار الشمس کے درمیان ایک درہ نما گھاٹی ہے جس میں شام اور اسرئیل نے بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی ہیں اسرئیلی جانب میلوں تک پھیلی ہوئی خاردار تاریں بھی ہیں جن کے ساتھ ایک پکی سڑک ہے جس پر اسرائیلی فوج اور پولیس کی گاڑیاں گشت کرتی رہتی ہیں۔ شامی آزاد علاقے سے جدار الشمس کا آسانی سے نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ درمیانی درے کو اب وادی ندا یا انگریزی میں shouting valley کہا جانے لگا ہے۔ صاف موسم میں آزاد شامی باشندے اپنے رشتہ داروں سے گفتگو کے لئے لاؤڈ سپیکر لے کر آزاد علاقے کی آخری حدود تک آجاتے ہیں اور اپنے رشتہ داروں کو آواز دیتے ہیں۔ دوسری جانب سے قیدی دیہاتی بھی لاؤڈ سپیکر لے کر نکل آتے ہیں اور اس سے بیس منٹ تک اپنے رشتہ داروں سے گفتگو کرلیتے ہیں اس گفتگو کے دوران دونوں طرف کے لوگ ایک دوسرے کو دیکھ بھی لیتے ہیں مگر دیکھنے کے لئے دوربین کا استعمال ممنوع ہے۔ اسرائیلی جانب سے اس قسم کی گفتگو پر پابندی ہے مگر اس پابندی کو سختی سے نافذ نہیں کیا گیا جو لوگ جدار الشمس میں اسرائیلی ظلم و ستم کی داستان سناتے ہیں یا اسرائیلی طرز عمل کی شکایت کرتے ہیں انہیں بعد میں گرفتار کرکے بے دردی سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس سے موت بھی واقع ہوجاتی ہے جدار الشمس سے ظلم کی داستانیں نہ ملنے کی وجہ سے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اب تک کتنے بے گناہ اور ستم دیدہ شامی باشندے اسرائیلی ظلم کا نشانہ بن کر خالق حقیقی سے مل چکے ہیں۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جولان کی پہاڑیاں شام کے لئے زندگی اور موت کی سی اہمیت رکھتی ہیں جبکہ ان پر قبضے کے خاتمے سے اسرائیل کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ امن کے بدلے زمین کے حالیہ عرب اسرئیل امن مذاکرات سے بہت پہلے سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے شامی صدر حافظ الاسد کو کئی بار یہ پیشکش کی تھی کہ وہ شام کی طرف سے اسرائیل کو امن کی یقین دہانی کے فوراً بعد جولان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی افواج کے انخلاء کی ضمانت دینے کو تیار ہیں مگر ہر مرتبہ حافظ الاسد نے یہ کہہ کر اس پیشکش کو مسترد کردیا کہ وہ عرب مفادات کے تحفظ کے اجتماعی معاہدے کی عدم موجودگی میں کوئی یک طرفہ فیصلہ قبول نہیں کریں گے۔ حافظ الاسد کے اس موقف کو شام کے عوام نے بالخصوص اور عرب دنیا کے باشندوں نے بالعموم دل کھول کر سراہا تھا اب جبکہ کئی عرب سربراہوں اور خاص طور سے اردن اور مصر نے اسرائیل سے براہ راست مصافحہ اور معانقہ کرلیا ہے اور خود یاسر عرفات بھی فلسطین' اسرائیل امریکہ کی مثلث کا حصہ بن گئے ہیں تو شام نے بھی امریکہ سے مذاکرات کی تجدید کرلی ہے لیکن شام کا اصولی موقف اسے ابھی تک اسرائیلی حکومت سے مذاکرات سے روکے ہوئے ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نتن یاہو نے جس طرح امن مذاکرات کو سبوتاژ کیا ہے اس سے صدر حافظ الاسد کے اس فلسفے کو تقویت حاصل ہوئی ہے کہ اسرائیل پر کسی بھی صورت میں اعتماد یا اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

معاملہ جولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضے کا ہو یا جدار الشمس کے سات ہزار بے گناہ محصورین کا عربوں کے وسیع علاقوں پر اسرائیل کی ناجائز موجودگی ہو یا امن مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کا مسئلہ ہو شام کے باشندے یہی کہتے اور سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے سے صرف حافظ الاسد ہی صحیح طریقے پر سے نمٹ سکتے ہیں۔ شام میں گفتار اور اظہار رائے کی جس قسم کی آزادی ہے اور مجھے زبان کی حد تک جو سہولت حاصل ہے اس کا میں نے دمشق میں قیام کے دوران پورا فائدہ اٹھایا آزادانہ بحث و تبادل نظر کے بعد شامی باشندے اس بات پر متفق نظر آئے کہ شامی حکومت کا موقف ہی عرب دنیا کا اصل موقف ہے اور موجودہ حالات اس سے انحراف کی اجازت نہیں دیتے۔

روزنامہ جنگ 11 جنوری 1998ء

OOO

مصباح ربوہ اکتوبر 1969ء

مطالعہ کتب اور مختلف نظریئے

ماہنامہ مصباح ربوہ

کتاب ہماری بہترین معلم اور ساتھی ہے۔ چونکہ ان کے لکھنے والے زندگی کے نشیب و فراز سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں بھی دنیا کے نشیب و فراز سے واقف کیا جاتا ہے اسی خصوصیت کی بناء پر زندگی کے مشکل مراحل کو طے کرنے میں کتاب ہماری رہنما ثابت ہوتی ہے۔

کتاب وہ خزانہ ہے جس کے ذریعے ہم ان بزرگوں سے متعارف ہوتے ہیں جو ہمارے لئے ان کتابوں میں علم کی لازوال دولت محفوظ کر گئے۔ جنہوں نے دنیا کو دیکھا اور آزمایا۔ تلخ گھونٹ پیئے۔ ملک ملک کی خاک چھانی اور قدرت کا بغور مطالعہ کیا۔

کتاب تنہائی میں ہماری ایک بہترین دوست ثابت ہوتی ہے ایسی مخلص دوست کہ ہر حال میں ہمارے ساتھ رہنے کو تیار نہ کسی سے کوئی شکوہ نہ کوئی گلہ۔ نہ خوشامد کی ضرورت۔ نہ شکریئے کی امید ہم ہر معاملے میں جو ہمیں کٹھن دکھائی دیتا ہو اس سے مشورہ لے سکتے ہیں۔ کتاب ایک جام جہاں نما ہے جو ہمیں گھر بیٹھے دنیا کے تمام حالات سے واقف کرادیتی ہے۔

انتخاب کتب میں خاصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے جس طرح ایک اچھا دوست بُری صحبت سے بچا لیتا ہے اور ایک بُرا دوست اپنے برے کارناموں کی وجہ سے تباہی و گمراہی کی طرف لے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی یوم جمہوریہ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی یوم جمہوریہ یوم سیاہ کے طور پر منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ بھارت کا یوم جمہوریہ 26 جنوری کو منایا جاتا ہے۔ بھارت کی فوج نے اس دن کے پیش نظر کشمیری عوام کو ہراساں کرنے کی نئی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ بھارتی اقدامات کی مخالفت میں مختلف شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ کل جماعتی حریت کانفرنس نے عالمی انسانی حقوق کے اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف بھارت پر دباؤ ڈالیں۔ اور کشمیری عوام پر ظلم و ستم کا سلسلہ بند کروائیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین پر ظلم و ستم کا سلسلہ بند کروائیں۔

سری نگر میں بھارتی فوج نے نماز کے بعد نمازیوں کی شناخت کرائی۔ ایک برقعہ پوش مخبر کو ان نمازیوں کی شناخت کے لئے لایا گیا تھا۔ بھارتی فوج نے ایک نمازی کو گرفتار کر لیا۔ شوپیاں میں امام مسجد ان کی اہلیہ اور بیٹی کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ اودھم پور میں بھارتی فوج نے ایک کشمیری نوجوان کو شہید کر دیا۔ گاندربل میں کشمیری حریت پسندوں نے گھات لگا کر پانچ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا جبکہ دو مجاہد شہید ہو گئے۔

98-1997ء کے لئے انسانی حقوق کی ایک معروف تنظیم ایشیا واچ نے اپنی رپورٹ جاری کی ہے جس میں مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کشمیریوں کو اذیتیں دے کر قتل کیا جاتا ہے۔ بے گناہوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ اور تحقیقات کے لئے آنے والے غیر ملکی وفود کو کشمیر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

عراق اور اقوام متحدہ میں تعطل

عراق میں ہتھیاروں کی تلاشی کا سلسلہ روکے جانے کے بارے میں عراق اور اقوام متحدہ کے تعلقات میں جو تعطل پیدا ہوا ہے اس کو دور کرانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اقوام متحدہ میں عراق کے نمائندے مسٹر ہمدون نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان سے ملاقات کی اور انہیں عراق کے موقف سے آگاہ کیا۔ عراق کا کہنا ہے کہ معائنہ کرنے والے انسپکٹروں میں امریکی اور برطانوی نمائندے شامل ہیں اس لئے عراق نے ان انسپکٹروں کو ہتھیاروں کی تلاش کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سلامتی کونسل کے صدر نے بتایا ہے کہ صورت حال کا جائزہ لیا جارہا ہے۔ خیال ہے کہ سلامتی کونسل عراق کو سخت وارننگ دیئے جانے پر مبنی ایک قرارداد منظور کرے گی۔

یاسر عرفات کلنٹن ملاقات

22 جنوری کو واشنگٹن میں فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات امریکی صدر سے ملاقات کریں گے۔ اس سے دو دن قبل اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو امریکی صدر سے ملاقات کریں گے۔ فلسطینی صدر نے کہا ہے کہ ان کی صدر کلنٹن سے ملاقات کی کامیابی کا انحصار اسرائیلی وزیر اعظم کے رویہ پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملاقاتیں امن قائم کرنے کا آ[illegible] موقع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امن کے [illegible] میں خلل کی وجہ اسرائیل کا امن معاہدے پر عمل [illegible] رنا ہے انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو امن معاہدے پر عمل کرنا چاہئے اور مغربی کنارے کو مکمل طور پر فلسطینیوں کے حوالے کر دیا جائے۔

صدر یاسر عرفات نے گزشتہ روز عمان میں اردن کے شاہ حسین سے ملاقات کی۔ اور امن کے مسئلے پر ان سے گفتگو کی۔ دونوں سربراہوں کی گفتگو میں ان کے ساتھ وفود نے شرکت کی۔

افغان طیارے کی تباہی

کوئٹہ کے قریب افغان ائرلائنز آریانہ کا ایک طیارہ تباہ ہو جانے سے تمام 51 مسافر اور عملے کے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ طیارہ افغانستان میں اندرونی پرواز پر تھا کہ اپنی منزل پر موسم کی خرابی کے باعث نہ اتر سکا۔ جب اس کا رخ ایک دوسرے شہر کی طرف موڑا گیا تو وہاں بھی دھند تھی جس کے باعث پائلٹ نے پاکستان کی حکومت سے رابطہ کیا اور طیارے کو کوئٹہ اتارنے کی اجازت مانگی۔ کوئٹہ میں افغان طیارے کی ہنگامی لینڈنگ کے انتظامات کر لئے گئے۔ لیکن طیارہ ایندھن ختم ہو جانے کی وجہ سے چمن کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ اس کا ملبہ تین کلومیٹر کے علاقے میں بکھر گیا۔ طیارے کے حادثے کی خبر سن کر امدادی ٹیمیں روانہ کر دی گئیں لیکن برفباری کی وجہ سے امدادی ٹیموں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

صدر رفیق تارڑ اور وزیر اعظم نواز شریف نے طیارے کے حادثے پر افغان حکومت کے سربراہ ملا عمر سے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

سلامتی کونسل میں اختلاف رائے

کئی سال کے بعد عراق نے سفارتی محاذ پر کچھ کامیابیاں حاصل کرنا شروع کی ہیں۔ عراق نے اقوام متحدہ کے بھیس میں امریکی انسپکٹروں کو جو دوبارہ تلاشی لینے سے روکا ہے اس معاملے پر غور کرتے ہوئے اقوام متحدہ کا اعلیٰ بااختیار ادارہ سلامتی کونسل دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔

خبر رساں اداروں کے مطابق سلامتی کونسل کے ممبران میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

ہومیوپیتھک ڈاکٹر وقار منظور بسراء

ہومیوپیتھی علاج کیسے کروائیں؟

پریکٹس میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر مریضوں کو ہومیوپیتھک علاج میں ضروری علامات دینے کا تجربہ نہیں ہے۔ جو علامات ایلوپیتھک ڈاکٹروں کو چاہئے ہوتی ہیں ایک ہومیوپیتھ کو ان کی نسبت کچھ مزید علامات بھی درکار ہوتی ہیں۔ بعض مریض تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں مرض کی دوا چاہئے حالانکہ ہومیوپیتھی علاج دوسرے طریقوں سے اس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ اس میں مرض کا نام بتا دینا ہی کافی نہیں بلکہ مریض کے مزاج اور اس کے سر سے پاؤں تک کی علامات پر غور کیا جاتا ہے تاکہ مناسب ترین دوا کا انتخاب کیا جا سکے مثلاً اگر شوگر کے دس مریض ہوں تو عین ممکن ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ دوا تجویز کی جائے لہذا مریضوں کو اپنی علامات دیتے وقت معالج سے مکمل تعاون کرنا چاہئے تاکہ صحیح دوا کے انتخاب میں آسانی ہو۔

ایک ہومیوپیتھ کے بعض سوالات بظاہر غیر متعلقہ بھی نظر آ سکتے ہیں مثلاً کسی پرانی بیماری کے علاج میں وہ آپ سے اس طرح کے سوالات پوچھ سکتا ہے۔

- آپ اکیلے بیٹھنا پسند کرتے ہیں یا لوگوں میں مل کر؟
- کیا آپ کسی قسم کا خوف محسوس کرتے ہیں؟ اگر کرتے ہیں تو کیسا؟
- آپ کی بیماری میں شدت یا کمی کن چیزوں سے ہوتی ہے؟ مثلاً گرمی سے 'سردی سے' چلنے پھرنے سے 'لیٹنے سے' بیٹھنے سے' شور سے' سونے سے وغیرہ
- کیا آپ کی بیماری میں 'صبح شام' دن رات' ہفتہ' مہینہ' سال یا کسی موسم (بہار' خزاں' گرمی' سردی' برسات) میں کوئی کمی یا زیادتی واقع ہوتی ہے؟
- اگر آپ کی بیماری میں کسی قسم کے درد کا احساس ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے؟ مثلاً یہ احساس کہ کسی نے چاقو چبھو دیا ہے' یا چٹکی بھرلی ہے' یا جیسے دباؤ ڈالا ہے یا جیسے جلن دار درد ہو یا جیسے ڈنگ دار درد ہو یا جیسے سوئیاں چبھتی ہوں۔ اگر اس قسم کی دردیں یا کسی اور قسم کی درد ہو تو بیان کریں اور یہ بھی واضح کریں کہ آیا وہ درد کسی ایک مقام پر ٹھہری ہوئی ہے یا ایک جگہ سے شروع ہو کر کسی اور جگہ بھی جاتی ہے؟
- پیشاب' پاخانہ کی کیفیت کیا ہے؟
- اگر آپ کے زخم' پھوڑے پھنسی' آنکھ' ناک' کان' گلا' منہ' جلد وغیرہ سے کوئی مواد خارج ہوتا ہے تو اس کی کیفیت بیان کریں کہ وہ مواد کس رنگ کا ہے؟ گاڑھا ہے یا پتلا پانی کی طرح ہے؟ انڈے کی سفیدی کی طرح ہے؟ جما ہوا ہے؟ یا خشک ہے؟ تار کی طرح لیسدار ہے؟ اور اگر بدبودار ہے تو کیسی ہے؟
- کھانے پینے میں کوئی چیز جو بہت زیادہ پسند ہو
- کھانے پینے میں ایسی چیز جو کسی صورت بھی نہ کھا سکتے ہوں یا جس کو کھاتے یا پیتے ہی آپ کی طبیعت خراب ہو جائے؟
- کوئی بو یا خوشبو جو آپ کی طبیعت پر خاص اثر ڈالے؟
- آپ کی نیند کیسی ہے؟
- خوابوں کے متعلق کوئی خاص بات ہو تو بیان کریں؟
- آپ کا حافظہ کیسا ہے؟
- جو پڑھیں کیا آسانی سے سمجھ آجاتا ہے؟
- کیا آپ کو پڑھنے کے بعد یاد رہتا ہے کہ کیا پڑھا ہے؟

(ا) کیا آپ نے کبھی کوئی اپریشن کروایا ہے؟

(ب) موجودہ تکلیف کے علاوہ پیدائش سے لے کر اب تک کوئی اور تکلیف یا بیماری آپ کی یادداشت میں محفوظ ہے؟ اگر ہے تو یہ تکلیف کس نوعیت کی تھی؟ اور کب ہوئی؟

(ج) آپ کے خاندان میں کوئی کینسر' ٹی بی' دمہ وغیرہ یا کسی بھی قسم کا کوئی مہلک مرض لاحق رہا ہے؟

یہ خیال رہے کہ آپ اپنا کیس (CASE) ان سوالات کی حد تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان سے باہر بھی کسی قسم کی علامات ہوں تو ضرور بتائیں۔

بعض اوقات جو علامت آپ کے نزدیک غیر اہم ہوتی ہے وہی مطلوبہ دوائی کی طرف نشاندہی کرنے والی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک مریض برسوں پرانی ایک تکلیف کے علاج کے لئے کلینک میں آتا ہے کئی نشستوں کے بعد ایک دن باتوں باتوں میں کہتا ہے "ڈاکٹر صاحب اگر مجھے یہ خیال آجائے کہ یہ کمرہ کسی نے باہر سے بند کر دیا ہے تو خوف سے میرا برا حال ہو جاتا ہے۔ دل کو لاکھ سمجھاؤں گھبراہٹ قابو سے باہر ہو جاتی ہے۔ ہومیوپیتھ خوشی سے کہتا ہے کہ یہی علامت تو چاہئے تھی آپ کی دوا ڈھونڈنے کے لئے۔ تو عموماً مریض کا جواب یہ ہوتا ہے کہ "ڈاکٹر صاحب مجھے کیا پتا تھا کہ میری اس بیماری کے علاج کے لئے یہ بھی کوئی اہم بات ہے"

ہومیوپیتھی کے ابتدائی چوٹی کے ماہر ڈاکٹر پرانی بیماریوں میں "ایک صحیح دواء" کی طرف راہنمائی کرنے والی علامتوں کی تلاش میں مریض کو کئی کئی روز تک مسلسل اپنے کلینک میں بلاتے رہتے اور مریض کے مزاج اور مرض سے متعلقہ سوالات کرتے رہتے۔ اس دوران کوئی دوا تجویز نہ کرتے۔ اور جب یقین کے ساتھ ایک دوا تک پہنچ جاتے تب اس کی ایک خوراک مناسب طاقت میں دیتے

یہ ذکر تو تھا مہینوں یا برسوں پرانی بیماریوں کا۔ تو کیا اگر کسی کو نزلہ' کھانسی' پیٹ درد' سر درد یا کوئی اور فوری نوعیت کی تکلیف ہے تو وہ بھی کئی روز تک ایک ہومیوپیتھ کے کلینک کے چکر لگائے گا اور اس کے لمبے چوڑے تفصیلی سوالوں کا جواب دے گا؟ جی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کم پرانی تکلیفوں میں اگر ہومیوپیتھی دوا کی ایک خوراک سے چند گھنٹوں میں آرام آنا نہ شروع ہو تو عموماً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کامطلب یہ ہوتا ہے کہ درست دوا نہیں دی گئی۔ اب یا تو دوا بدلنی پڑے گی یا اس کی طاقت۔

اگر یوں بھی ہوتا ہے کہ صحیح ہومیو پیتھی دوا لینے کے بعد بظاہر طبیعت مزید بگڑ جاتی ہے ایسی صورت میں گھبرا کر فوراً کوئی اور دوا نہیں لینا چاہئے بلکہ جس ہومیوپیتھ سے آپ علاج کروا رہے ہیں اس سے ایک بار لازماً مشورہ کرلینا چاہئے تاکہ اگر غلط دوا کے نتیجہ میں طبیعت مزید خراب ہوئی ہے۔ تو اس کا مناسب توڑ (ANTIDOTE) اور کوئی دوسری بہتر دوا تجویز کرسکے اور اگر دوا کے مثبت اثر کے تحت طبیعت مزید بگڑی ہے تو اس میں کوئی دوا نہیں لینا چاہئے (مثبت اثر کی نشانی یہ ہے کہ کچھ وقت کے بعد بغیر کسی دوا کے مکمل شفا ہو جاتی ہے اور یہ ایک ہومیو پیتھ ہی اپنے تجربہ سے بتا سکے گا کہ دوا کے بعد طبیعت کی خرابی مثبت ہے یا منفی)

OOO

بقیہ صفحہ 3

احمدیہ اور آپ کے (ائمہ) کی تصنیفات ان علمی خزانوں سے بھری پڑی ہیں ان روشن اور چمکتے ہوئے جواہرات کو اندھیرے میں پڑے ہوئے لوگوں تک پہنچاؤ اور سائنس کی نئی نئی ایجادوں سے مت ڈرو کیونکہ جس طرح کلام الٰہی خدا کا قول ہے اسی طرح سائنس خدا کا فعل ہے اور خدا کے قول اور فعل میں کوئی تضاد اور ٹکراؤ ممکن نہیں۔(-)

پس اس وقت میرا یہی پیغام ہے کہ انصار اللہ کا ہر فرد (کلام الٰہی) کا عالم اور (کلام الٰہی) کا خادم ہونا چاہئے اور سلامتی ہو ان پر جو اپنے آپ کو کلام الٰہی کے دامن سے وابستہ رکھیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

جماعت کے ذریعہ سے ہوگی۔ ہم جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کو ہمارے ذریعہ سے پھیلنا ہے۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ہر سال ایک شخص کو احمدی بنائے۔ جب آپ نے یہ کہا تو ایک احمدی نے مصمم ارادہ کیا کہ وہ ایک سال میں سو احمدی بنائے گا۔ اور اس نے اپنا یہ کام شروع کردیا۔ اور جب سال کے اختتام پر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ اور اس احمدی نے حضرت صاحب کو بتایا کہ اس نے 99 اشخاص کو احمدیت میں داخل کرلیا ہے اور یہ شخص جو میرے ساتھ ہے اس کو شامل کرکے اس تعداد کو 100 تک پہنچایا جا رہا ہے۔ پس آپ جانتی ہیں کہ جب ایک شخص مصمم ارادہ کرلے تو کام اس کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم بھی عزم کرلیں کہ ہم دعوت الی اللہ کریں گی اور ان کو احمدیت میں داخل کریں گی تو ہم بھی اس کام کو آسان پائیں گی۔

دوسری بات جو میں نے آپ کو بتائی تھی وہ تربیت اطفال ہے۔ یہ ہماری اولاد ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مستقبل کی قوم ہوگی۔ اگر ہم ان کی اعلیٰ تربیت کریں گے تو مستقبل کی قوم ایک اعلیٰ قوم ہوگی۔ اور ہم نہ صرف اس دنیا میں ہی انعام پائیں گے بلکہ اخروی دنیا میں بھی ہمیں انعامات سے نوازا جائے گا۔ اگر ہم اپنے بچوں کو صداقت شعار' ایماندار اور امن پسند بنائیں تو اس طرح ہم اس دنیا کو ایک بہترین مقام بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اخروی جہان میں ایک بہتر مقام ہمیں عطا فرمائے گا۔ اس لئے میں آپ سب سے یہ درخواست کروں گی کہ آپ اپنے بچوں کی مناسب تربیت پر زور دیں۔

اب میں آپ سے ان مختلف فنڈز کے متعلق کچھ کہوں گی جن کے لئے ہمیں چندہ جمع کرنا ہے سب سے پہلے تو ماہانہ چندہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی ہدایات کے مطابق ہمیں ہر ماہ اپنی آمد کا سولہواں حصہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم میں سے بہت کم ہیں جو اس چندہ کو ادا کر رہی ہیں۔ دوسرے نمبر پر تحریک جدید ہے۔ یہ بھی ایک نہایت اہم چندہ ہے۔ یہ اسی فنڈ کی رقم ہے جس کے ذریعہ سے ہمارے بہت سے مشن جاری ہیں۔ لیگوس اور بعض دیگر مشنوں کی خواتین اس میں حصہ لے رہی ہیں لیکن اور بھی بہت سی خواتین ہیں جو اس میں حصہ لے سکتی ہیں۔ تیسرے نمبر پر جس فنڈ کا میں آپ سے ذکر کرنا چاہتی ہوں۔ وہ چندہ بیت ہالینڈ ہے۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں یہ بیت اس رقم سے بنائی گئی ہے جو تمام دنیا کی احمدی خواتین کے چندے سے اکٹھی کی گئی ہے۔ بیت تو تعمیر کی جاچکی ہے۔ لیکن اس پر خرچ شدہ رقم کا کچھ حصہ قرض لیا گیا ہے۔ اور جسے ادا کیا جانا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم سب اس بات کو لجنہ اماء اللہ کے لئے باعث افتخار خیال کرسکتی ہیں کہ یہ بیت ان کے چندہ سے حاصل شدہ رقم سے بنائی گئی ہے۔ ہم بھی اس فنڈ کے لئے چندہ جمع کرتی رہی ہیں۔ لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنا فرض پوری طرح ادا نہیں کیا۔ مجھے خوشی ہوگی کہ آئندہ سال میں میں زیادہ رقم جمع دیکھوں۔

قبل اس کے کہ اپنی تقریر ختم کروں میں اس بات کا ذکر کرنا پسند کروں گی کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنی نمائش میں ہمارے حصہ لینے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔

میں جو کچھ کہنا چاہتی تھی کہہ چکی۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہمارے اس اجتماع کو کامیاب کرے۔ آمین

OOO

بقیہ صفحہ 5

جاتا ہے۔ اسی طرح اچھی کتابیں اخلاق کو بہتر بنانے میں ایک نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ اور بُری کتابیں طبیعت کو بُرائی کی طرف راغب کرتی ہیں۔ اسی لئے ہمیشہ ایسی کتابیں منتخب کرنی چاہئیں۔ جو خیالات و اخلاق پر اچھا اثر ڈالیں۔

آج کل تقریباً ہر سکول میں اور کالج میں اپنی لائبریری ہوتی ہے۔ جہاں کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہر وقت موجود ہوتا ہے۔ علم ایک بحرِ بیکراں ہے۔ جس سے انسان کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اور ہر لحہ پیاس بڑھتی ہی رہتی ہے۔ اس لئے طلباء طالبات کو فارغ اوقات میں اپنی لائبریری کی کتب سے استفادہ حاصل کرنا چاہئے۔

مطالعہ کتب کے متعلق دنیا کے مختلف مفکروں نے مختلف رائیں دی ہیں۔ آپ ان کے خیالات کو انہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ جو میں نے اپنے کالج کی لائبریری کی مختلف کتابیں زیر مطالعہ لانے کے بعد اپنی "ڈائری" میں درج کئے ہیں۔

کتابوں کی اہمیت کے بارے میں ایک برطانوی مفکر کنلگے رقمطراز ہیں۔

"انسان کو چھوڑ کر کوئی چیز ایک کتاب سے زیادہ عجیب و غریب نہیں۔ یہ ان انسانوں کی روحوں کی پیغامبر ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے اور اس کے باوجود یہ انسان میں ایک ولولہ پیدا کرتی ہیں۔ تعلیم دیتی ہیں۔ سکھ پہنچاتی ہیں اور بالکل بھائیوں کی طرح اپنے دل کے دروازے ہمارے لئے کھول دیتی ہیں"۔

ایک اور مفکر بلور لائیٹن کا کہنا ہے:۔

"قانون مر جاتے ہیں۔ لیکن کتابوں کو کبھی موت نہیں آتی۔ اور جینے کے مزے ہیں"۔

لن یو تانگ نے کتابوں کی اہمیت کو یوں ظاہر کیا ہے:۔

"کتابوں کے مطالعہ کو زندگی کی ایک برکت اور ایک دلکشی سمجھا جاتا ہے۔ جس شخص میں مطالعے کی عادت نہیں وہ اپنی محدود دنیا اور اردگرد کی گھٹی ہوئی ہوا کا زندانی ہے۔ لیکن جونہی یہ شخص کتاب اٹھاتا ہے وہ ایک مختلف دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ حال کی مکروہات کے بارہ گھنٹوں میں سے دو گھنٹے ایک مختلف دنیا میں سانس لے سکنا ایک ایسی نعمت ہے جس پر اپنے ماحول اور جسم کے زندانی ضرور رشک کریں گے۔ ماحول کی یہ تبدیلی نفسیاتی لحاظ سے انسان پر وہی خوشگوار اثر رکھتی ہے۔ جو صرف سفر اور سیاحت سے ممکن ہے"۔

ایک چینی مفکر لکھتا ہے:۔

"کتاب بینی سے انسان میں دلکشی اور رنگ و آب پیدا ہوتا ہے۔ ممکن ہے لوگ اسے ایک تمثیل قرار دیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے جس کا احساس صرف صاحب مطالعہ ہی کو ہو سکتا ہے"۔

کتب بینی کے فوائد کا نچوڑ حکیم بقراط نے اپنے اس ایک فقرے میں ہی سمو دیا ہے:۔

"جس گھر میں کتاب نہیں وہاں ایمان نہیں"۔

کتابیں وہ سورج ہیں جو ہماری تاریک زندگی کی راہوں میں رنگ و نور کی کرنیں بکھیرتا چلا جاتا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 6

گزشتہ روز سلامتی کونسل کا جو ہنگامی اجلاس اس معاملے پر غور کے لئے منعقد ہوا اس میں عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی تجویز پیش کی گئی تھی امریکہ اور برطانیہ فوجی کارروائی کے حق میں تھے۔ سالہا سال سے برطانیہ کی خارجہ پالیسی امریکی پالیسی کے تابع مہمل ہوتی ہے۔ بہرحال اس تجویز کی سلامتی کونسل کے تین مستقل ممبران نے مخالفت کی ہے یہ ممبران ہیں فرانس' روس اور چین' ان ممالک کے نمائندوں نے کہا ہے کہ ابھی اس طرح کے انتہائی اقدام کا وقت نہیں آیا۔ روس کا کہنا ہے کہ وہ تازہ ترین کشیدگی دور کرنے کے لئے عملی اقدام کر رہے ہیں۔ اور ہم نے اپنے انسپکٹر بھی عراق بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ انسپکٹروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے کہا ہے کہ ہم ایسی شہادت کی تلاش میں ہیں جس سے پتہ چل سکے کہ عراق نے انسانوں پر جراثیمی ہتھیار استعمال کئے تھے۔

OOO

بقیہ صفحہ 2

امام جماعت کے کامل مطیع و فرمانبردار رہے۔ آپ خاموش طبع مگر بے حد ذہین اور ہمہ وقت فعال تھے اور ائمہ جماعت کی طرف سے آپ کو جو بھی خدمت بجالانے کا حکم ہوا آپ نے بے مثال جرات۔ عزم اور کامل اطاعت کے ساتھ اسے بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ساتھ حضرت صاحبزادہ کا سلوک ہمیشہ مشفقانہ رہا اور جماعت کو اپنے ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں میں جب کبھی بھی کسی مدد یا راہنمائی کی ضرورت پڑی آپ نے ہمیشہ جماعت پر دست شفقت رکھا اور کبھی مایوس نہیں کیا اس لحاظ سے جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت صاحبزادہ صاحب کی خاص طور پر شکر گزار اور ممنون احسان ہے۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ راولپنڈی بالخصوص اپنے محسن اور شفیق سے محروم ہو گئی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ جماعت راولپنڈی کے تمام مرد و زن اس المناک وفات کے غم میں اپنے پیارے آقا۔ اور مکرم صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ' فرزندان' صاحبزادیوں' دیگر اقرباء' اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے جملہ افراد اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے جملہ افراد کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام فرمائے۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی رحلت اور جدائی سے پیدا ہونے والا یہ خلاء اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے پُر فرمائے اور ہمارے پیارے آقا کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور انہیں جماعت اور افراد جماعت کی طرف سے کوئی غم اور پریشانی نہ پہنچے اور سدا خوشیاں اور خوشخبریاں ہی آپ کو ملتی رہیں۔ آمین

شریک غم اراکین

جماعت احمدیہ راولپنڈی

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان بنگلہ دیش اور بھارت کی سہ فریقی یک روزہ کانفرنس گزشتہ روز ڈھاکہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر وزیر اعظم محمد نواز شریف اور بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال میں نصف گھنٹہ کی ملاقات ہوئی۔ اور خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش میں تعاون بڑھے گا۔ علاقے میں اقتصادی اور تجارتی تعاون کے فروغ کے ساتھ ساتھ غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔

○ سہ فریقی تجارتی کانفرنس سے تینوں ملکوں کے وزراء اعظم نے خطاب کیا۔ اور باہمی تعلقات خوشگوار بنانے کے لئے مضبوط تجارتی تعلقات کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ گجرال نے سارک ممالک کے لئے محصول کی چھوٹ اور کئی تجارتی رعایتوں کی پیش کش کردی ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان چلنے والی روزانہ ٹرین سروس پر اتفاق کیا گیا۔ تاکہ سفر کی سہولتیں بڑھیں اور تجارت کو فروغ حاصل ہو۔

○ حکومت پنجاب نے جمعہ کے خطبوں میں فرقہ واریت ابھارنے کی صورت میں مذہبی رہنماؤں اور خطیبوں کو وارننگ دی ہے کہ اس کے مرتکب افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ صدر مملکت نے جامعہ اشرفیہ اور دیگر وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بیرونی قوتوں کے ایجنٹ دہشت گردی کرکے امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ علماء فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے کردار ادا کریں۔ اور آپس میں اتحاد پیدا کریں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ لاہور کی ضلع کچہری پر حملہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ پریس ذمہ دارانہ کردار ادا کرے۔ شام کے اخبارات اشتعال انگیزی سے اجتناب کریں۔

○ حکومت پاکستان نے لندن میں مقیم ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین اور ان کے قریبی ساتھی نصرت ندیم کے وارنٹ گرفتاری واپس لے لئے ہیں۔ جو کراچی میں دو امریکیوں کے قتل کے سلسلہ میں جاری ہوئے تھے۔

○ مری میں برفباری سے سارا منظر سفید ہو گیا۔ مری راولپنڈی روڈ پر گاڑیاں پھسل کر ٹکراتی رہی۔ جبکہ ملحقہ سڑکوں پر ٹریفک بند ہو گئی۔

○ قائداعظم ہاؤس میوزیم سے قائداعظم محمد علی جناح کی ڈائری چوری ہو گئی ہے۔

○ کراچی میں دو چچا زاد بھائیوں اور ایک موذن کو تشدد کرکے قتل کر دیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے دہشت گردی کی روک تھام کے لئے انتظامیہ کو بروقت الرٹ رہنے کی ہدایت کی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف اور احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان کے خلاف پیپلزپارٹی کی جانب سے دیئے گئے ریفرنس چیف احتساب کمیشن کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں محلہ وارڈ اور دیہات کی سطح پر محافظ کمیٹیاں قائم کردی ہیں جو امن عامہ اور باہمی یگانگت کے فروغ کے لئے کام کریں گی۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ اپنے علاقہ میں مساجد امام بارگاہوں دینی مقامات کا تقدس اور ان کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے۔ مشتبہ افراد پر نظر رکھیں۔ اور قانون شکنی کی وارداتوں کی بیخ کنی کے لئے حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام دینی مدارس کے کوائف 48 گھنٹوں میں طلب کر لئے ہیں۔

○ ملی یکجہتی کونسل نے بھارت سے یکطرفہ دوستی کے خلاف مظاہروں کی کال دے دی ہے۔ اور کہا ہے کہ نام نہاد بھاری مینڈیٹ کے سہارے بھارت سے تجارت کو فروغ، ثقافتی طائفوں اور خواتین کھلاڑیوں کا باہمی تبادلہ کشمیری مجاہدین کی پیٹھ پر چھرا گھونپنے کے مترادف ہے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ دوبارہ سرکاری ملازمت دینے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ البتہ جبری ریٹائر کئے گئے افسروں کو دوبارہ نوکری نہیں مل سکتی۔

○ اٹک کے قریب بس اور ویگن میں تصادم سے چھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ برطانیہ کے وزیر تعلیم نے لندن اور برمنگھم میں واقع اسلامی علوم کی درسگاہوں کے لئے خطیر گرانٹس (مالی اعانت) کی منظوری دے دی ہے۔ برطانوی وزیر تعلیم جو پیدائشی نابینا ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستانی برطانوی معاشرے کا قابل قدر حصہ ہیں۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے اس تاثر کو غلط قرار دیا ہے کہ وہ ایک یرغمال صدر بن گئے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے زندگی میں باوقار انداز میں کام کیا ہے۔ میں مکمل طور پر آزاد اور خودمختار صدر رہوں۔

○ برطانوی محققین نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے قوم لوط کے تباہ شدہ شہر "سدوم" کے آثار اسرائیل کے قریب بحیرہ مردار میں دریافت کر لئے ہیں۔ یہ بستی زلزلہ سے تباہ ہوئی تھی۔

○ چیمبر آف کامرس لاہور سے خطاب کرتے ہوئے تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے کہا ہے کہ اسمبلیوں میں جاہل لوگ بیٹھے ہیں۔

○ چوہنگ میں ایک رہائشی پلاٹ پر مسجد بنانے کے تنازعہ پر مسلح تصادم میں کئی افراد زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں افراد نے مسجد شہید کردی۔

○ ترکی میں مقیم مزید 650 پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ لندن میں وزیر داخلہ شجاعت حسین اور ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی طویل ملاقات ہوئی ہے۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

1۔ **ٹرینی مشین آپریٹر**
(ا) کم سے کم تنخواہ 2,000/- روپے ٹریننگ پیریڈ کے بعد تنخواہ حسب قابلیت بڑھائی جاسکتی ہے۔ کسی بھی صنعت میں 3 سال کام کرنے کا تجربہ یا کسی ادارے سے مکینیکل یا الیکٹریکل میں ڈپلومہ یا کسی صنعتی ادارے میں اپرنٹس شپ
(ب) میٹرک پاس افراد بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

2۔ **ڈپلومہ ہولڈرز** کم سے کم تنخواہ دوران ٹریننگ پیریڈ 2500/- روپے
3 ماہ ٹریننگ کے بعد 3000/- روپے
گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سے 3 سالہ ڈپلومہ

تنخواہ کے علاوہ دیگر سہولیات مثلاً سالانہ چھٹیاں، میڈیکل، گریجوٹی مفت سنگل رہائش 6 ماہ کی سروس کے بعد فیملی رہائش جگہ موجود ہونے پر دی جاسکتی ہے
• تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف بھجوائیں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس 18 جی ٹی روڈ جہلم
☎ 0541 - 622428 - 29

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمت بازار ربوہ
اوقات صبح 9½ تا 4 بجے شام
دوران بابرکت ایام } فون یا خط کے ذریعہ بھی مشورہ کر سکتے ہیں
☎ : 211186

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسد کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212508